Khuddam News

مُرتّب

ابُوالاحسن حافظ عبدالحق خان بشیر نقشبندی

حافظ حمظلہ ضمیر صدیقی
حق چار یار بک سنٹر لاہور
موہڑہ شریف (چکوال) فون:

منجانب

شعبۂ نشر و اشاعت تحریک خدّام اہلسنّت والجماعت پاکستان

گوجرانوالہ ڈویژن

خارجیت کے جدید شگوفے

حافظ عبدالحق خان بشیر

رافضیت اور خارجیت دونوں ایک ہی مشن کی دو تحریکیں ہیں، دونوں عبداللہ بن سبا کی پیداوار ہیں، ایک حبِ علیؓ کی آڑ میں بغض معاویہؓ میں مبتلا ہے اور دوسری حبِ معاویہؓ کی آڑ میں بغض علیؓ کی گندگی سے آلودہ ہے، اہلسنت والجماعت ان دونوں فتنوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں، آیئے خارجیت کے جدید اعتراضات وشبہات ملاحظہ فرمالیں۔

حضرت فاطمہؓ کو سیدۃ نساء اہل الجنۃ کہنا تشیع ہے

جب سے اہل تشیع نے اہل سنت والجماعت پر یہ اعتراض کیا ہے کہ سنی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کے دشمن ہیں اور ان کی عظمت کو نہیں مانتے، اس وقت سے علماء اہلسنت اپنے خطبات جمعہ وعیدین میں حضرت فاطمہؓ کی عظمت شان کا ان الفاظ میں اعتراف کرتے چلے آرہے ہیں سیدۃ النساء اہل الجنۃ فاطمہؓ۔ اور یہ طرز عمل اہلسنت کا قدیم اور تواتر سے ثابت ہے لیکن خارجیت نے اہل بیت دشمنی سے مجبور ہو کر ان الفاظ کو تشیع قرار دے دیا، اور یہ نہ سوچا کہ اس بے لگام فتویٰ سے کون کون علماء وآئمہ متاثر ہوں گے، حالانکہ علماء اہلسنت نے جو یہ الفاظ اپنے خطبات میں شامل کئے ہیں تو اپنی طرف سے نہیں کئے، بلکہ یہ الفاظ ان روایات صحیحہ سے ثابت ہیں جو بخاری ص ۵۳۲ ج ۱ اور مسلم ص ۲۹۰ ج ۲ وغیرہ کتب حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہیں اور یہ دونوں کتب اہلسنت والجماعت کے ہاں مسلم ومعتبر ہیں، اگر احادیث صحیحہ کی بنیاد پر افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر الصدیقؓ لو کان بعدی نبی لکان عمرؓ اور کل نبی رفیق ورفیقی فی الجنۃ عثمانؓ کے الفاظ خطبات میں شامل کرنا جرم نہیں تو مذکورہ الفاظ حضرت فاطمہؓ کی تعظیم وتکریم کیلئے شامل کرنا جرم کیوں ہے؟ جن کتب حدیث کو اہل تشیع ناصبیت قرار دیکر رد کرتے ہیں، انہی کتب کو خوارج تشیع قرار دے کر رد کر رہے ہیں، تو اہلسنت والجماعت کا سرمایۂ علمی تو بالکل ناقابل اعتبار واعتماد ہو کر رہ گیا، العیاذ باللہ تعالیٰ۔

حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ اور حضرات حسنینؓ اہل بیت میں شامل نہیں

اہل تشیع کا نظریہ یہ ہے کہ نبی کریمؐ کی ازواج مطہراتؓ اہل بیت میں شامل نہیں ہیں، لہٰذا وہ قرآن پاک کی آیت تطہیر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۔ (پ ۲۲: الاحزاب: ۳۳) میں داخل نہیں ہیں، خارجیت چونکہ رافضیت کی ضد ہے، اس لئے اس نے یہ دعویٰ کر دیا کہ حضرت علی حضرت فاطمہ اور حضرات حسنینؓ اہلبیت رسولؐ میں داخل نہیں ہیں، حالانکہ اہلسنت والجماعت کے نزدیک یہ دونوں مذہب غلط اور باطل ہیں، قرآنی تعلیمات کے مطابق ازواج مطہراتؓ نبی کی اہلبیت ہیں اور حضورؐ نے چونکہ حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور حضرات حسنینؓ کے بارہ میں بھی فرمایا۔

Khuddam News

اللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اھلبیتی یا اللہ یہ بھی میری اہل بیت ہیں، (مسلم ج۲ ص۲۷۸ مشکوٰۃ ص۵۶۸) اس لئے احادیث صحیحہ کی روشنی میں یہ بھی اہلبیت رسولؐ میں شامل ہیں، اور اہلسنت والجماعت بحمداللہ دونوں کو اہل بیت مانتے ہیں، ازواجؓ رسولؐ کو بھی، اور حضرت علیؓ وحضرت فاطمہؓ وحضرات حسنینؓ کو بھی،

حضرت فاطمہؓ کو اپنی دوسری بہنوں پر کوئی فضیلت نہیں

جس طرح رافضیت کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو باقی ازواج پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، اسی طرح خارجیت کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت فاطمہؓ کو اپنی دوسری بہنوں، (حضرت زینبؓ حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ) پر کوئی فضیلت نہیں، حالانکہ حضرت فاطمہؓ کی دوسری بہنوں پر فضیلت امت مسلمہ کا اجماعی واتفاقی مسئلہ ہے، حضور علیہ السلام نے فرمایا، فاطمہؓ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے تکلیف دی، (بخاری ج۱ ص۵۲۲ مسلم ج۲ ص۲۹۰ ترمذی ج۲ ص۲۲۵ مشکوٰۃ ص۵۶۸) اہل سنت والجماعت اپنے مسلک اعتدال کی وجہ سے الحمدللہ نہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عظمت کا انکار کرتے ہیں، اور نہ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی فضیلت کا،

خطبہ میں حضورؐ کی صرف ایک بیٹی کا ذکر تشیع ہے

شیعہ کے ساتھ اہل سنت کے دیگر ہزاروں اختلافات کے علاوہ ایک اختلاف "بنات رسولؐ" کے مسئلہ پر بھی ہے، شیعہ حضورؐ کی صرف ایک بیٹی (حضرت فاطمہؓ) مانتے ہیں، جبکہ اہل سنت کے نزدیک بالاتفاق وبالاجماع حضورؐ کی چار بیٹیاں ہیں، شیعہ اہل سنت کو یہ الزام تو نہ دے سکے کہ اہل سنت بھی صرف ایک بیٹی کو مانتے ہیں، البتہ انہوں نے یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ اہلسنت والجماعۃ حضرت فاطمہؓ کی عظمت وفضیلت کے منکر ہیں ان کے اس پروپیگنڈے کے جواب میں مدافعت اور اپنے نظریہ ومسلک کی وضاحت کے طور پر حضرت فاطمہؓ کی منقبت وفضیلت کی حدیث خطبات میں شامل کر لی، تاکہ اہل تشیع کو اس پر مزید پروپیگنڈہ کا موقع نہ ملے، حضورؐ کی باقی بیٹیوں کے بارہ میں اہلسنت والجماعۃ کا موقف ونظریہ چونکہ بے لچک وغیر متزلزل تھا اور اس کی بناء پر شکوک وشبہات پیدا ہونے کا اندیشہ ہرگز نہ تھا، اس لئے ان کے نام خطبات میں شامل کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تاکہ خطبہ بھی مختصر رہے اور مقصد بھی پورا ہو لیکن آج خارجیت کی طرف سے اس کو تشیع قرار دیکر حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ جیسے اکابر واسلاف کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ وہ شیعیت سے متاثر ومرعوب تھے (العیاذ باللہ تعالیٰ)

واقعہ افک کا انکار

(بخاری ص۔۔۔ مسلم ص۔۔۔ وغیرہ)

کتب حدیث میں مذکور ہے کہ منافقین مدینہ نے ام المومنین حضرت سیدہ عائشہؓ پر الزام عائد کیا تو خدا تعالیٰ نے ام المومنین کی صفائی کیلئے قرآن پاک کی سترہ آیات کریمہ نازل فرمائیں۔ سُبْحَانَكَ هٰذَا بہتان عظیم کے الفاظ سے حضرت عائشہؓ کی صفائی بیان فرمائی۔ رافضیت آج تک قرآن کی اس صفائی کو حضرت عائشہؓ کے حق میں ماننے کے لئے تیار نہیں، ان کا نظریہ ہے کہ امام مہدی غار سے نکل کر حضرت عائشہؓ کو قبر سے نکال کر ان پر زنا کی حد جاری کریں گے (العیاذ باللہ تعالیٰ)، (حق الیقین ص۳۴۷ حیات القلوب ص۶۱ ج۲) اور خارجیت اس کی ضد میں سرے سے حضرت عائشہؓ پر الزام ہی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں، ان کا دعویٰ ہے کہ قرآن میں جس عورت کی صفائی پیش کی گئی ہے وہ عورت حضرت عائشہؓ نہیں، بلکہ کوئی اور عورت ہے، اور دونوں کا مقصد حضرت عائشہؓ کی فضیلت وعظمت کا انکار ہے کیونکہ پوری کائنات میں یہ شرف صرف حضرت عائشہؓ ہی کے لئے ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ خود گواہوں کے کٹہرے میں کھڑے ہو گئے اور اپنے مقدس کلام کے ذریعہ حضرت عائشہؓ کی صفائی بیان فرمائی، اب اگر سرے سے الزام سے ہی انکار کر دیا جائے تو حضرت عائشہؓ کے اس شرف سے انکار بھی ناگزیر ہے۔

حضرت علیؓ عہد نبویؐ سے ہی خلافت کے متمنی وحریص تھے

یہ الزام شیعہ کے اس الزام کے جواب میں تراشا گیا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت

Khuddam News

عمرؓ دونوں عہد نبویؐ میں حصولِ خلافت کی سازشیں کرتے رہے، اور بعد از وفاتِ پیغمبرؐ جبراً حضرت علیؓ سے خلافت چھین کر خود خلیفہ بن گئے (العیاذ باللہ تعالیٰ) شیعہ کے اس الزام کے جواب میں خارجیت نے یہ الزام تراش لیا کہ حضرت علیؓ عہد نبوی سے خود خلافت کے متمنی اور حریص تھے (العیاذ باللہ تعالیٰ)،

حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے قتل کی سازش میں حضرت علیؓ شریک تھے،

یہ الزام بھی شیعہ کے اس الزام کے جواب میں تراشا گیا ہے کہ اصحاب ثلاثہؓ نے حضرت علیؓ پر بہت جبر و تشدد کیا اور انہیں اس قدر مارا کہ ان کے پاخانے سے مسجد نبویؐ کی صفیں خراب ہوگئیں اور ان سے زبردستی بیعت لی، اور جلاء العیون ص ۱۵۴ اردو میں ہے کہ حضرت علیؓ کی گردن میں رسی ڈال کر لایا گیا اور ان سے جبراً بیعت لی گئی، اس کے برخلاف خارجیت نے یہ نظریہ گھڑا ہے کہ حضرت علیؓ نے مجبوراً بیعت تو اصحاب ثلاثہؓ کی کر لی لیکن خفیہ طور پر ان کے خلاف سازشیں کرتے رہے اور بالآخر یہود یوں اور مجوسیوں سے مل کر حضرت عمرؓ کو شہید کرا دیا۔ اور عبداللہ بن سبا سے مل کر حضرت عثمانؓ کو شہید کرا دیا، حالانکہ یہ دونوں نظریئے باطل اور غلط ہیں، نہ حضرت علیؓ سے بیعتِ خلافت جبراً لی گئی، اور نہ حضرت علیؓ قتل کی کسی سازش میں شریک تھے۔

حضرت علیؓ میں اہلیتِ خلافت نہ تھی،

خارجیت کی جانب سے حضرت علیؓ پر ایک الزام یہ بھی ہے کہ حضرت علیؓ میں خلافت کی اہلیت نہ تھی، (العیاذ باللہ) یہ الزام عائد کرنے والے یہ نہیں سوچتے کہ اگر حضرت علیؓ میں اہلیت خلافت نہ تھی تو

۱۔ قرآنی موعودہ خلافت (باجماع امت) انکو کیسے حاصل ہوگئی؟

۲۔ حضرت عمرؓ نے اپنے بعد خلافت کے لئے جو چھ رکنی کمیٹی بنائی اس میں حضرت علیؓ کو کیوں شامل کیا؟

لیکن خارجیت کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں،

عہد مرتضویؓ میں سلسلۂ فتوحات کا رک جانا حضرت علیؓ کی نااہلی کی دلیل ہے

یہ الزام عائد کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہیئے کہ اس راہ میں رکاوٹ کیا چیز تھی؟ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ سلسلہ فتوحات کی راہ میں رکاوٹ حضرت معاویہؓ کی بغاوت تھی، تو اس کا کیا جواب ہوگا؟ اندرونی شورش کی وجہ سے اگر بیرونی فتوحات کا سلسلہ منقطع ہوگیا تو اس کو حضرت علیؓ کی نااہلی کیسے قرار دیا جا سکتا ہے؟ اور پھر سوال یہ ہے کہ اگر یہ الزام عائد کیا جائے کہ حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ کے عہد خلافت میں حضرت معاویہؓ بھی تو خود مختار تھے، اس مدت میں انہوں نے کون سے علاقے فتح کئے ہیں؟ تو اس کا کیا جواب ہوگا؟ اگر جواب یہ ہو کہ حضرت معاویہؓ اس دوران خلیفہ نہ تھے اس لئے بیرونی فتوحات کی طرف توجہ نہ دے سکتے تھے؟ تو پھر سوال یہ ہے کہ خلیفہ وقت سے کیوں اُلجھے؟ اگر خلیفہ وقت کے خلاف لڑائی کر سکتے تھے تو کفار کے خلاف لڑائی کر کے اس دوران فتوحات اسلامی کا سلسلہ کیوں برقرار نہیں رکھ سکتے تھے؟ حضرت علیؓ سے کسی نے پوچھا کہ اصحاب ثلاثہؓ کے عہد میں بہت سی فتوحات ہوئیں اور آپ کے عہد میں کوئی علاقہ فتح نہیں ہوا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے مشیر ہم تھے اور ہمارے مشیر تم ہو۔

حضرت علیؓ کو باغیوں نے خلیفہ بنایا، اہل حل و عقد نے بیعت خلافت نہیں کی،

یہ بھی خارجیت کا ایک الزام ہے، اگر اہل حل و عقد نے حضرت علیؓ کو خلیفہ منتخب نہیں کیا تو ان کی چوتھی خلافت باجماع امت مسلّم کیسے ہوگئی؟ اور خود حضرت علیؓ نے حضرت معاویہؓ کو جو خط لکھا اس میں لکھا کہ جن لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ

Khuddam News

اور حضرت عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی تھی وہ سب میرے ہاتھ پر بیعت خلافت کر چکے ہیں، اس لئے آپ بھی بیعت کرلیں، تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اصحاب ثلاثہؓ کو بھی اہل حل وعقد نے خلیفہ منتخب نہیں کیا تھا، العیاذ باللہ تعالیٰ،

حضرت علیؓ کا دورِ خلافت راشدہ کا نہیں بلکہ ایک عبوری دور تھا،

اگر حضرت علیؓ کی خلافت کا دور عبوری دور تھا تو حدیث الخلافۃ بعدی ثلاثون سنۃ کیمطابق حضورؐ کی خلافتِ نبویؐ کی تفصیل بیان کی جائے؟ اور اس حدیث کی صحت ثقاہت پر تمام ائمہ اہلسنت والجماعت متفق ہیں، جیساکہ دوسرے مضمون میں اس کی بحث ہو چکی ہے،

حضراتِ حسنینؓ صحابی نہ تھے

یہ بھی خارجیت کا خود تراشیدہ اور خانہ ساز افترا ہے، کیونکہ پوری امت مسلمہ حضرات حسنینؓ کی صحابیت پر متفق ہے، اہلسنت میں سے کسی نے بھی ان کی صحابیت سے انکار نہیں کیا، کتب حدیث میں ان کی روایات موجود ہیں، حضرت امام حسنؓ صحیح ترین روایت کے مطابق ۳ھ ہجری میں پیدا ہوئے، حضرت ابوہریرہؓ اور بہت سی جماعت نے آپ سے روایت کیا ہے، (اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹) حضرت امام حسینؓ کی ولادت ۴ھ ہجری میں ہوئی ہے۔ (ایضاً ص ۵۹) امام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ الحسن بن علی بن ابی طالب الہاشمی سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وریحانتہ وقد صحبہ وحفظ عنہ، (تقریب التہذیب ص ۷۰) الحسین بن علی بن ابی طالب الہاشمی ابوعبداللہ المدنی سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وریحانتہ حفظ عنہ، (ایضاً ص ۷۳) جب جمہور اہلسنت کے نزدیک حضرات حسنینؓ کی روایات براہ راست حضور علیہ السلام سے ثابت ہیں تو ان کی صحابیت سے انکار کیونکر درست ہوگا؟ اور ان کی صحابیت سے انکار کی دو وجہیں ہیں،

۱ امام حسنؓ کی صحابیت سے انکار کی وجہ یہ ہے کہ جب جلیل القدر صحابہؓ کی موجودگی میں حضرت معاویہؓ کی طرف سے یزید کو ولی عہد مقرر کرنے کو ان کی خطائی اجتہادی قرار دیا جاتا ہے تو فوراً یہ شوشہ چھوڑا جاتا ہے کہ حضرت علیؓ نے بھی تو اپنے غیر صحابی بیٹے کو اپنے بعد خلیفہ بنایا تھا، پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت علیؓ کی طرف سے حضرت حسنؓ کو ولی عہد یا اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنے کا صحیح ثبوت کتب تاریخ میں موجود نہیں، دوسرا یہ کہ اگر ثابت ہو بھی جائے تو کتب حدیث اور کتب اسماء الرجال کی روشنی میں حضرت امام حسنؓ کو غیر صحابی ثابت کرنا ناممکن ہے، محض ان کی عمر کے بارے میں متروک اقوال کی بنیاد پر ان کی صحابیت کی نفی ہرگز دیانتدارانہ اقدام قرار نہیں دیا جا سکتا،

۲ یزید کے خلاف خروج کے مسئلہ میں جب حضرت امام حسینؓ کے شرفِ صحابیت کو سامنے رکھ کر مسئلہ پیش کیا جاتا ہے تو یزید کا جبر واستبداد اور حسینؓ کی مظلومیت عام ذہن کو اپیل کرتے ہیں، اسی تاثر کو ختم کرنے کے لئے امام حسینؓ کے شرفِ صحابیت کا انکار کیا گیا کہ حسینؓ کو یزید پر کوئی فوقیت وبرتری حاصل نہ تھی، وہ بھی صحابی زادہ اور وہ بھی صحابی زادہ، وہ بھی تابعی اور وہ بھی تابعی، رسول اللہؐ حسینؓ کے نانا اور یزید کے پھوپھا ہیں، اس اعتبار سے اگر یزید کے خلاف بغاوت کے جرم میں حسینؓ قتل ہوگیا تو کوئی بڑی بات نہیں، (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اسی بنیاد پر حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی صحابیت سے انکار کیا گیا۔ حالانکہ آپ ۱ھ ہجری کو پیدا ہوئے اور آٹھ سال کی عمر (سن تمیز) میں حضورؐ سے بیعت کی، (اکمال فی اسماء الرجال ص ۶۰۴) امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔

کان اول مولود فی الاسلام بالمدینۃ من المہاجرین (تقریب التہذیب ص ۱۷۳)

حضرات حسنینؓ کو سید اشباب اہل الجنۃ کہنا تشیع ہے

خارجیت کا یہ بے لگام فتویٰ بھی دشمنی اہلبیت پر مبنی ہے کیونکہ جس طرح حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بارہ میں حضورؐ کا ارشاد ہے، سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین (ترمذی ج۲ ص۲۰۷ ابن ماجہ ص۱۰ مشکوۃ ص۵۶۰) اسی طرح حضرات حسنینؓ کے بارہ میں حضورؐ کا ارشاد ہے الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ (ترمذی ج۲ ص۲۱۸ مشکوۃ ص۵۷۰) رافضی پہلی حدیث سے انکار کرتے ہیں اور خارجی دوسری سے، جبکہ اہلسنت والجماعت دونوں کو صحیح مانتے ہیں۔

یزید قتل حسینؓ میں ملوث نہیں تھا

اگر اس کے قتل حسینؓ میں ملوث نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے قتل حسینؓ کا حکم نہیں دیا۔ تو اس نظریہ سے تاریخی روایات کی بنا پر اتفاق ممکن ہے لیکن اگر ملوث نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اول تا آخر اس کیس میں بری ہے تو یہ حقائق و شواہد کے خلاف ہے، کیونکہ تاریخی واقعات کی روشنی میں یہ حقیقت تواتر کے درجہ تک مسلم ہے کہ حضرت امام حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کو عبیداللہ بن زیاد (یزید کی طرف سے گورنر کوفہ) کی فوج نے شہید کیا ہے اور تاریخ کے یہ شواہد اس قدر پختہ اور یقینی ہیں کہ محمود احمد عباسی کی خانہ ساز اور اختراعی تاریخ ان حقائق و شواہد پر نقاب نہیں ڈال سکتی۔ سوال یہ ہے کہ یزید نے قتل حسینؓ کے مجرموں کو کیا سزا دی ہے؟ کیا یہ ایک افسوسناک حقیقت نہیں کہ قتل عثمانؓ کے مجرموں سے قصاص نہ لینے کو حضرت علیؓ کا ناقابل معافی جرم قرار دینے والوں کے نزدیک قتل حسینؓ کے مجرم عبیداللہ بن زیاد کو اس کے عہدہ سے معزول نہ کرنا بھی یزید کا کوئی جرم نہیں؟ حالانکہ تاریخ شاہد ہے کہ قتل عثمانؓ کے مجرم حضرت علیؓ کی دسترس سے باہر تھے جبکہ قتل حسینؓ کے مجرم یزید کے ماتحت گورنر و افسران تھے، پھر کیونکر یزید کو قتل حسینؓ کے جرم سے مستثنیٰ قرار دیا جاسکتا ہے؟ باقی جہاں تک یزید کے فسق کا تعلق ہے تو اس پر بحث ہم دوسرے مضمون میں کر چکے ہیں۔

چارٹ نمبر 1

و	1928	1956	1984	2012
ہ	1929	1957	1985	2013
د	1930	1958	1986	2014
ج	1931	1959	1987	2015
ب	1932	1960	1988	2016
ا	1933	1961	1989	2017
ز	1934	1962	1990	2018
و	1935	1963	1991	2019
ہ	1936	1964	1992	2020
ج	1937	1965	1993	2021
ب	1938	1966	1994	2022
ا	1939	1967	1995	2023
ز	1940	1968	1996	2024
ہ	1941	1969	1997	2025
د	1942	1970	1998	2026
ج	1943	1971	1999	2027
ب	1944	1972	2000	2028
ز	1945	1973	2001	
و	1946	1974	2002	
ہ	1947	1975	2003	
د	1948	1976	2004	
ب	1949	1977	2005	
ا	1950	1978	2006	
ز	1951	1979	2007	
و	1952	1980	2008	
ہ	1953	1981	2009	
ج	1954	1982	2010	
ب	1955	1983	2011	

چارٹ نمبر 2

★	★	مئی	★	★
اگست	☆	فروری	★	★
نومبر	★	مارچ	★	فروری
★	★	جون	★	★
دسمبر	★	★	★	ستمبر
جولائی	★	اپریل	★	جنوری
اکتوبر	★	★	★	جنوری

چارٹ نمبر 3

ز	و	ہ	د	ج	ب	ا
ا	ز	و	ہ	د	ج	ب
ب	ا	ز	و	ہ	د	ج
ج	ب	ا	ز	و	ہ	د
د	ج	ب	ا	ز	و	ہ
ہ	د	ج	ب	ا	ز	و
و	ہ	د	ج	ب	ا	ز

چارٹ نمبر 4

دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ
سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ
چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ
پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ
جمعہ	شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ
شنبہ	یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ
یکشنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنجشنبہ	جمعہ	شنبہ

چارٹ نمبر 5

1	8	15	22	29
2	9	16	23	30
3	10	17	24	31
4	11	18	25	★
5	12	19	26	★
6	13	20	27	★
7	14	21	28	★

اس صد سالہ کیلنڈر سے کسی مہینے کی پہلی یا کسی بھی تاریخ کا دن معلوم کرنا ہو تو چارٹ نمبر ۱ سے سال اور اس کے مقابل جو حرف تہجی ہو نوٹ کرلیں، پھر چارٹ نمبر ۲ میں مطلوبہ مہینہ کے مقابل چارٹ نمبر ۳ میں وہی حرف تہجی تلاش کریں اور اسی کالم میں نیچے کی طرف چارٹ نمبر ۴ میں دن کو مقابل کے چارٹ نمبر ۵ سے تاریخ ملالیں۔ مطلوبہ دن حاصل ہو جائے گا اگر لیپ ایئر میں جس میں فروری ۲۹ دن کا ہوتا ہے تاریخ و دن معلوم کرنا ہو تو چارٹ نمبر ۲ کے جنوری فروری کام میں لائیں۔ مثلاً معلوم کرنا ہے کہ ۱۹۴۷ء میں ۱۴ اگست کو کیا دن تھا۔ ۱۹۴۷ء کے مقابل حرف 'د' ملا۔ اگست کے مقابل چارٹ نمبر ۳ میں دال کے نیچے اور چارٹ نمبر ۵ میں ۱۴ کے مقابل پنجشنبہ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ۱۹۴۷ء میں ۱۴ اگست پنجشنبہ کو تھی۔